



وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ



صح کو جب تو اٹھے اپنے رب کی پا کی اور حمد بیان کیا کر۔

تفسیر ابن کثیر

علامہ عمال الدین ابن کثیر

مترجم

مولانا محمد صاحب جونا گردھی

الطور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تعریف سورہ:

حضرت جبیر بن مظہم فرماتے ہیں میں نے نبی کو مغرب کی نماز میں سورہ الطور پڑھتے سنے ہے آپ سے زیادہ خوش آواز اور آپ سے زیادہ اچھی قرأت والا میں نے توکسی کوئی نہیں سن۔ موطا امام مالک

حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں زمانہ حج میں میں پیار تھی حضورؐ سے میں نے اپنا حال کہا تو آپ نے فرمایا:

طُوفِيْ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتَ رَاكِبَةٌ

تم سواری پر سوار ہو کر لوگوں کے پیچے پیچے طواف کرو۔

چنانچہ میں سواری پر بیٹھ کر طواف کیا۔ اس وقت آنحضرتؐ بیت اللہ کے ایک کوئے میں نماز پڑھ رہے تھے اور **والطور و کلب مسطور** کی تلاوت فرمائ رہے تھے۔ بخاری

اللہ کا عذاب بحق ہے:

والطور (۱)

فِتْمٌ هُبَطَ كَطْرِكَي

اللہ تعالیٰ اپنی تخلوق میں سے ان چیزوں کی فِتْمٌ کا کر جو اسکی عظیم الشان قدرت کی نشانیاں ہیں فرماتا ہے کہ اسکا عذاب ہو کر رہے گا جب وہ آئے گا کسی کی بجائی نہ ہوگی کہ اسے ہٹا دے۔

طُور اس پہاڑ کو کہتے ہیں جس پر درخت ہوں جیسے وہ پہاڑ جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا تھا۔ اور جہاں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجا تھا۔ اور جو خشک پہاڑ ہوا سے جبل کہا جاتا ہے۔

وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ (۲)

أَوْ لَكْحٍ هُوَيَ كِتَابٍ كَيْ

کلب مسطور سے مراد قلوب محفوظ ہے یا اللہ کی اتاری ہوئی لکھی ہوئی کتابیں ہیں جو انسانوں پر پڑھی جاتی ہیں۔

فِي رَقٍ مَّنْشُورٍ (۳)

جو کلے ہوئے ورق میں ہے۔

اس لیے ساتھ ہی فرمادیا کھلے ہوئے اوراق میں۔

بیت المعمور کا ذکر:

وَالبَيْتِ الْمَعْمُورِ (۴)

أَوْ رَأْ بَادْغَرِكَي۔

بیت المعمور کی بابت معراج والی حدیث میں ہے کہ حضور فرماتے ہیں:

ثُمَّ رُفِعَ بِي إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ،

وَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفًا، لَا يَعْوُدُنَّ إِلَيْهِ أَخْرَ مَا عَلَيْهِمْ

ساتویں آسمان سے آگئے بڑھنے کے بعد مجھے بیت المعمور وکھلایا گیا جس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے جاتے ہیں دوسرے دن اتنے ہی لیکن جو آج گئے انکی باری پھر قیامت تک نہیں آتی۔

جس طرح زمین پر کعبہ اللہ کا طواف ہوتا ہے اسی طرح ۲ سالانوں کے طواف کی اور عبادت کی جگد وہ ہے۔ اسی حدیث میں ہے کہ آپ نے اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ بیت المعمور سے کمر لگائے بیٹھے ہیں۔ اس میں ایک بار یک نکتہ یہ ہے کہ چونکہ خلیل اللہ بانی بیت اللہ تھے جن کے ہاتھوں زمین میں کعبہ اللہ بنا تھا تو انہیں وہاں بھی اس کعبے سے لگے ہوئے آپ نے دیکھا تو کویا اس عمل کی جزا اسی جیسی پروردگار نے اپنے فلیل کو دی۔

یہ بیت المعمور نجیک کعبہ کے اوپر ہے اور ہے ساتویں آسمان پر۔

یوں تو ہر آسمان میں ایک ایسا گھر ہے جہاں اس آسمان کے فرشتے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ پہلے آسمان پر جو ایسی جگہ ہے اسکا نام بیت العزت ہے واللہ عالم۔

حضرت علیؑ سے ایک شخص نے پوچھا کہ بیت المعمور کیا ہے؟

آپ نے فرمایا وہ آسمان میں ہے اسے صراح کہا جاتا ہے۔ کعبہ کے نجیک اوپر ہے۔ جس طرح زمین کا کعبہ حرمت کی جگد ہے اسی طرح وہ آسمانوں میں حرمت کی جگد ہے ہر روز اس میں ستر ہزار فرشتے نماز ادا کرتے ہیں لیکن جو آج گئے تھے انکی پاری قیامت تک دوبارہ نہیں آتی کیونکہ فرشتوں کی تعداد ہی اس قدر ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ یہ پوچھنے والا ابن کو انتھا۔

وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوعِ (۵)

اور اوپنجی چھت کی۔

اوپنجی چھت سے مراد آسمان ہے جیسے اور جگہ فرمایا:

وَجَعَلْنَا السَّمَاءَ سَقْفًا مَحْفُوظًا وَهُمْ عَنِ ءَايَتِهَا مُعْرِضُونَ (21:32)

آسمان کو محفوظ چھت بھی ہم نے ہی بنایا ہے۔

ریچ بن انس فرماتے ہیں مراد اس سے عرش ہے اس لیے کہ وہ تمام خلوق کی چھت ہے اس قول کی توجیہ اس طرح ہو سکتی ہے کہ مراد عام ہو۔

وَالْبَحْرِ الْمَسْجُورِ (۶)

اور سلگتے دریا کی۔

بحر مسجور سے مراد وہ پانی ہے جو عرش تلے ہے جو بارش کی طرح بر سے گا جس سے قیامت کے دن مردے اپنی اپنی قبروں سے جی اٹھیں گے۔

جمہور کہتے ہیں کہ یہی عام دریا مراد ہیں۔ انہیں جو مسجور کہا گیا ہے یا اس لیے کہ قیامت کے دن ان میں آگ لگادی جائے گی جیسے اور جگہ ہے:

وَإِذَا الْبَحَارُ سُجْرَتْ (81:6)

اور جب دریا بھر کائے جائیں گے۔

جب کہ دریا بھر کا دیے جائیں اور ان میں آگ لگ جائے جو پھیل کر تمام اہل محشر کو گھیر لے۔

حضرت علاء بن بدر کہتے ہیں کہ بھر کتے ہوئے دریا اس لپی کہا گیا ہے کہ نہ اسکا پانی پینے کے کام میں آئے اور نہ صحیقی کو دیا جائے۔ یہی حال قیامت کے دن دریاؤں کا ہو گا۔

ابن عباس فرماتے ہیں مسحور سے مراد فارغ یعنی خالی ہے۔

کوئی لوہڑی پانی لینے کو جائے پھر لوٹ کر کہے کہ حوض مسحور ہے اس سے مراد یہی ہے کہ خالی ہے۔

إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ (٧)

بے شک تیرے رب کا عذاب ہو کر رہنے والا ہے۔

مَالَهُ مِنْ دَافِعٍ (٨)

اسے کوئی روک سکنے والا نہیں۔

ان قسموں کے بعد اب جس چیز پر یہ تمیں کھاتی گئی تھیں انکا بیان ہو رہا ہے کہ کافروں کو جو عذاب الہی ہونے والا ہے وہ یقینی طور پر آنے ہی والا ہے جب وہ آئے گا کسی کے بس میں اسکارا وکنانہ ہو گا۔

اہن اہل الدنیا میں ہے کہ ایک رات حضرت عمر فاروق شہر کی دیکھ بھال کے لیے لٹک تو ایک مکان سے کسی مسلمان کی قرآن خوانی کی آواز کان میں پڑی وہ سورہ الطور پڑھ رہے تھے۔ آپ نے سواری رک لی اور کھڑے ہو کر قرآن سننے لگے۔ جب وہ اس آیت پر پہنچ گیا کہ رب کعبہ کی قسم پھی ہے۔

پھر اپنے گدھ سے اتر پڑھے اور دیوار سے ٹیک لگا کہ بیٹھنے کے چلنے پھرنے کی طاقت نہ رہی دیر تک بیٹھنے رہنے کے بعد جب ہوش و حواس ممکنے آئے تو اپنے گھر پہنچ گیا لیکن اللہ تعالیٰ کے کلام کی اس ذرا ذینی آیت کے اثر سے دل کی کمزوری کی یہ حالت تھی کہ مہینہ بھر تک بیمار پڑے رہے۔

يَوْمَ ثَمُورُ السَّمَاءَ مَوْرًا (٩)

جس دن آسمان تحریر نہ لگے گا۔

وَتَسِيرُ الْجِبَالُ سَيْرًا (١٠)

اور پہاڑ چلنے پھرنے لگیں گے۔

فَوَلِيلُ يَوْمَئِذِ الْمُكَذِّبِينَ (١١)

اج جھٹلانے والوں کی پوری خرابی ہے۔

اس دن ۲ سال تحریر رئے گا، پھر جائے گا، پکڑ کھانے لگے گا، پہاڑ اپنی جگہ سے جت جائیں گے اور اُدھر اُدھر ہو جائیں گے کاپ کاپ کر نکلو۔ نکلے ہو کر پھر ریز و ریز ہو جائیں گے آخروی کے گاہوں کی طرح اُدھر اُدھر اُز جائیں گے اور بے نام و نشان ہو جائیں گے۔ اس دن ان لوگوں پر جو اس دن کو نہ مانتے تھے ویل و صرت خرابی و ہلاکت ہوگی۔

الَّذِينَ هُمْ فِي حَوْضِ يَلْعَبُونَ (۱۲)

جو اپنی بیہودہ گوئی میں اچھل کو دکر رہے ہیں۔

يَوْمَ يُدْعَوْنَ إِلَى نَارِ جَهَنَّمَ دَاعًا (۱۳)

جس دن وہ دھکے دے دے کر آتش جہنم کی طرف لائے جائیں گے۔

هَذِهِ النَّارُ الَّتِي كُنْثُمْ بِهَا ثَكَدُبُونَ (۱۴)

یہی وہ آتش دوزخ ہے جسے تم چھوٹ بتاتے تھے۔

الله تعالیٰ کا عذاب فرشتوں کی ماڑ جہنم کی آگ اسکے لیے ہوگی جو دنیا میں مشغول تھے اور دین کو ایک سمجھیں تماش مقرر کر رکھا تھا، اس دن انہیں دھکے دے دے کر نار جہنم کی طرف دھکیلا جائے گا اور اور نہ جہنم ان سے کہیں گے کہ یہ وہ جہنم ہے جسے تم نہیں مانتے تھے۔

أَسْحَرْ هَذَا أَمْ أَنْثُمْ لَا تُبَصِّرُونَ (۱۵)

اب بتاؤ کیا یہ جادو ہے یا تم دیکھتے ہی نہیں ہو؟

پھر مزید ذات ذپت کے طور پر کہیں گے اب بولو کیا یہ جادو ہے یا تم اندھے ہو؟

اَصْلُوهَا فَاصْبِرُوا اَوْ لَا تَصْبِرُوا سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ ...

جاوہ دوزخ میں اب تمہارا صبر کرنا اور نہ کرنا تمہارے لیے یکساں ہے

إِنَّمَا تُجزَوْنَ مَا كُنْثُمْ تَعْمَلُونَ (۱۶)

تمہیں فقط تمہارے کیے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔

جاوہ اس میں ڈوب جاؤ یہ تمہیں ہر طرف سے گھیر لے گی اب اسکے عذاب کی تمہیں سہار ہو یا نہ ہو جائے وائے کرو خواہ خاموش رہو اس میں پڑے بھلتے رہو گے کوئی ترکیب فائدہ نہ دے گی۔ کسی طرح چھوٹ نہ سکو گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ظلم نہیں بلکہ صرف تمہارے اعمال بدکا بدلہ ہے۔

اہل جنت پر انعامات:

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَّتَعِيمٍ (۱۷)
پر ہیزگار لوگ جنتوں میں اور نعمتوں میں ہیں۔

فَاكِهِنَّ بِمَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ ...

جو انہیں اسکے رب نے دے رکھی ہیں اس پر خوش خوش ہیں

اللہ تعالیٰ یہیں بختوں کا انجام بیان فرماتا ہے کہ عذاب و مزا سے یو ب بد بختوں کو ہورتا ہے یہ محفوظ کر کے جنتوں میں پہنچادیے گئے جہاں کی بہترین نعمتوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور ہر طرح خوش حال خوش دل ہیں۔ قسم قسم کے کھانے طرح طرح کے شر و بات بہترین لباس عمدہ عمدہ سواریاں بلند و بالا مکانتاں اور ہر طرح کی نعمتیں انہیں مہیا ہیں۔ کسی قسم کا ذرخوف نہیں۔

... وَوَقَاهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ (۱۸)

اور اسکے پروردگار نے انہیں جہنم کے عذاب سے بھی بچایا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں میرے عذابوں سے نجات مل گئی۔ غرض دکھ سے دردکھ سے مسروڑ راحت ولادت میں منور ہیں۔ جو چیز سامنے آتی ہے وہ ایسی ہے جیسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہونے کسی کائنات نے سنا ہونے کسی دل تک خیال تک گزر ہو۔

كُلُوا وَاشْرِبُوا هَنِيَّا بِمَا كُنْثُمْ تَعْمَلُونَ (۱۹)

تم سہتا پختا کھاتے پیتے رہا کرو ان اعمال کے بدلے جو تم کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے بار بار مہمان نوازی کے طور پر ان سے کہا جاتا ہے کہ کھاتے پیتے رہو خوشنگوار خوش ذائقہ بے تکلف، مزید اور مرغوب چیزوں تمہارے لیے مہیا ہیں۔

انکا دل خوش کرنے حوصلہ بڑھانے اور طبیعت میں امنگ پیدا کرنے کے لیے ساتھ ہی اعلان ہوتا ہے کہ یہ تو تمہارے اعمال کا بدل ہے جو تم اس جہاں میں کرائے ہوئے۔

مُتَكَبِّينَ عَلَى سُرُرِ مَصْفُوفَةٍ ...

برا بر بچھے ہوئے شاندار تخت پر سکیے گائے ہوئے

مرمع اور جزا اوشہا نہ تھت پر بڑی بے فکری اور فارغ الالی سے سیکھے گائے بیٹھے ہوں گے۔ سال ہا سال گزر جائیں گے انہیں ضرورت نہ ہوگی کہ اچھیں یا ملیں جلیں۔

بے شمار سلیقہ شعار ادب داں خدام ہر طرح کی خدمت کے لیے کر بستہ جس چیز کو ہی چاہے آن کی آن میں موجود آنکھوں کا نور دل کا سرور و افرو بکثرت سامنے بے اپنا خوبصورت خوب سیرت کوئے کوئے جسم والی بڑی بڑی رسیلی آنکھوں والی بہت سی سوریں پاک دل عفت تاب عصمت کوش دل بہلانے اور خواہش پوری کرنے کے لیے سامنے کھڑی ہر ہر نعمت و رحمت ہر طرف بکھری ہوئی پھر انہیں بھلاکس چیزی کی؟

کلی سال کے بعد جب دوسری جانب مائل ہوتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ وہاں اور یہ منظر ہے ہر چیزی نی ہے ہر لمحت پر جو ہن ہے۔ اس طرف کی حوروں پر نظر ڈالتے ہیں تو انکے نور کی چکا چوند حیرت میں ڈال دیتی ہے۔ انکی پیاری پیاری بھولی بھائی شمکھیں اچھوٹے بدن اور کنوارے پن کی شرمیلی اندریں اور جوانی کا بانگپن دل پر مہنا طیبی اثر ڈالتا ہے۔

جنہی کچھ کہے اس سے پہلے ہی وہ اپنی شیریں کامی سے سمجھیب انداز سے کہتی ہے شکر ہے کہ آپ کا انتقامات ہماری طرف بھی ہوا۔ غرض اسی طرح من مانگی لغتوں میں مست ہو رہے ہیں۔

ان جنتیوں کے تخت باہم تدوین قطاروار ہونے کے اس طرح نہ ہوں گے کہ کسی کو کسی کی پیشہ ہو بلکہ آئندہ سامنے ہوں گے جیسے اور جگہ ہے:

علیٰ سُرُرُ مُتَّقِبِيَّينَ (37:44)

تختوں پر ہوں گے اور ایک دوسرے کے آئندہ سامنے ہوں گے۔

... وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ عَيْنِ (۲۰)

اور ہم نے انکے نکاح گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے کر دیے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے انکے نکاح میں حوریں دے رکھی ہیں جو کبھی دل میلانہ کریں۔ جب نظر پرے جی خوش ہو جائے اور ظاہری خوبصورتی کی تو کسی سے تعریف ہی کیا ہو سکتی ہے۔

ان کے اوصاف کے بیان کی حدیثیں کمی مقامات پر گزر چکی ہیں اس لیے انہیں بیہاء بیان کرنا چند اس ضروری نہیں۔

اہل ایمان کی اولاد ہیں:

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعُهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانِ الْحَقَّنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتُهُمْ ...

جو لوگ ایمان لائے اور انکی اولاد نے بھی ایمان میں انکا ساتھ دیا ہم انکی اولاد کو ان تک پہنچاویں گے

اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنے فضل و کرم اور لطف و رحم اپنے احسان اور انعام کا بیان فرماتا ہے کہ جن مومنوں کی اولاد ہیں بھی ایمان میں اپنے باپ داداؤں کی راہ لگ جائیں لیکن اعمال صالحہ میں اپنے بزوں سے کم ہوں پروردگار انکے نیک اعمال کا پد لہ بڑھا چڑھا کر انہیں انکے بزوں کے درستجے میں پہنچاوے گا تاکہ بزوں کی آنکھیں چھوٹوں کو اپنے پاس دکھ کر نہنذری رہیں اور چھوٹے بھی اپنے بزوں کے پاس ہشاش بٹاٹاں رہیں۔

... وَمَا أَلْتَهَمُ مِنْ عَمَلِهِمْ مَنْ شَئِيْءٌ ...

اور انکے عمل سے ہم کچھ کم نہ کریں گے

اُنکے عملوں کی بڑھوتری اُنکے بزرگوں کے اعمال کی کمی سے نہ کی جائے گی بلکہ محسن و مہربان رب انہیں اپنے معمور خزانوں میں سے عطا فرمائے گا۔ روایت میں ہے:

جب جلتی شخص جنت میں جائے گا اور اپنے ماں باپ اور بیوی پھر کونہ پائے گا تو دریافت کرے گا کہ وہ کہاں ہیں؟
جواب ملے گا کہ وہ تمہارے مرتبہ تک نہیں پہنچے۔

یہ کہبے کا باری تعالیٰ میں نے تو اپنے لیے اور اُنکے لیے نیک اعمال کیے تھے۔ چنانچہ حکم دیا جائے گا اور انہیں بھی اسکے درستجے میں پہنچا دیا جائے گا۔

یہ بھی مروی ہے کہ جنتیوں کی اولادوں نے ایمان قبول کیا اور نیک کام کیے وہ اُنکے ساتھ ملا دی جائے گی اور اُنکے جو چھوٹے پیچے بچپن میں ہی انتقال کر گئے تھے وہ بھی اُنکے پاس پہنچا دیے جائیں گے۔

تو ہوئی ماں باپ کے اعمال صالح کی وجہ سے اولاد کی بزرگی۔ اب اولاد کی دعا، خیر کی وجہ سے ماں باپ کی بزرگی ملاحظہ ہو۔

مند احمد میں حدیث ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ لِيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ أُنِّي لِي هَذِهِ؟
فَيَقُولُ: بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ

اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندے کا درجہ جنت میں دفعتاً بڑھاتا ہے وہ دریافت کرتا ہے کہ اے اللہ میرا یہ درجہ کیسے بڑھ گیا؟ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ تیری اولاد نے تیرے لیے استغفار کیا اس بنا پر میں نے تیر اور جہ بڑھا دیا۔

کوئی خاری و مسلم میں ان لفظوں سے نہیں آتی لیکن اس جیسی ایک روایت صحیح مسلم میں اس طرح مروی ہے:

إِذَا مَاتَ أَبْنُ آدَمَ انْقْطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةِ

ابن آدم کے مررتے ہی اسکے اعمال موقوف ہو جاتے ہیں لیکن تین عمل کے بعد بھی ثواب پہنچاتے رہتے ہیں:

- صَدَقَةٌ جَارِيَةٌ،
- أُوْ عِلْمٌ يُنْتَقَعُ بِهِ،
- أُوْ وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُو لَهِ
- صدقۃ جاریۃ
- علم دین جس سے فتح پہنچتا رہے
- نیک اولاد جو مرنے والے کے لیے دعا، خیر کرتی رہے۔

...كُلُّ امْرٍ بِمَا كَسَبَ رَاهِينَ (۲۱)

هر شخص اپنے اپنے اعمال میں گرفتار ہے۔

چونکہ یہاں بیان ہوا تھا کہ مومنوں کی اولاد کے درجے بے عمل بڑھاویے گئے تو ساتھی ساتھ اپنے اس فعل کے بعد اپنے عدل کا بیان فرماتا ہے کہ کسی کو کسی کے اعمال میں پکڑا نہ جائے گا بلکہ ہر شخص اپنے اپنے عمل میں رہن ہوگا باپ کا بوجہ بنتے پر اور بنتے کا باپ پرندہ ہوگا۔ جیسے اور جگہ ہے:

کلْ نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيَّةٌ - إِلَّا أَصْحَابُ الْيَمِينَ - فِي جَنَّتٍ يَسَّاءَلُونَ - عَنِ الْمُجْرِمِينَ
(41-74:38)

ہر شخص اپنے کیے ہوئے کاموں میں گرفتار ہے بلکہ دیکھ دیکھ باتھ میں نامہ اعمال پہنچ ہیں وہ جنتوں میں بیٹھتے ہوئے گنگاروں سے دریافت کرتے ہیں۔

جنت کی نعمتیں:

وَأَمْدَنَاهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَلَحْمٌ مَّمَّا يَشْتَهُونَ (۲۲)
ہم نے ان کے لیے میوے اور مرغوب گوشت کی ریل پیل کر دیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان جنتیوں کو قسم قسم کے میوے اور طرح طرح کے کوشت دیے جاتے ہیں جس چیز کو جی چاہے جس پر دل آئے وہ یکخت موجود ہو جاتی ہے۔

يَتَّازَ عُونَ فِيهَا كَأسًا لَّا نُفُوْ فِيهَا وَكَأَثَاثِيمٍ (۲۳)
(خوش طبعی کے ساتھ) ایک دوسرے سے جام شراب کی چھیننا چھین کریں گے

شراب طہور کے چھلتے ہوئے جام ایک دوسرے کو پلار ہے ہیں جس کے پینے سے سرو اور کیف لطف اور بہار حاصل ہوتا ہے۔ لیکن بذریعیت یہ بودہ کوئی نہیں ہوتی۔ بدیان نہیں سکتے یہ بوش نہیں ہوتے۔ سچا سرو اور پوری خوشی حاصل، بلکہ جنک سے دوز گناہ سے غافل باطل و کذب سے دور غنیمت و گناہ سے نفور۔

دنیا میں شرابوں کی حالت دیکھی ہو گئی کہ اسکے سر میں چکنے پیٹ میں درد عقل زائل، بوس بہت نو بری چھرے بے روائق۔ اسی طرح شراب کے پڑا لکھا اور بد بودا۔ یہاں جنت کی شراب ان تمام گندگیوں سے کوسوں دور ہے۔ یہ رنگ میں سفید پینے میں خوش ذائقہ۔ نہ اسکے پینے سے حواس مغفل ہوں نہ بلکہ ہونہ بھکیں نہ بھکیں نہ سر درد ہو نہ اور کسی طرح ضرر پہنچا۔ بخشی خوشی اس پاک شراب کے جام پی پلار ہے ہوں گے۔

وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غَلَمانٌ لَّهُمْ كَائِنُهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ (۲۴)
اور انکے اردو گلکو عمر غلام چل پھر رہے ہوں گے کو یا کہ وہ مردار یہ تجوہ سکر کئے تھے

انکے غلام کم سن نو عمر پکے جو حسن و خوبی میں ایسے ہیں جیسے مردار یہ ہوں اور وہ بھی ذہبے میں بند کئے گئے ہیں کسی کا باتھ بھی نہ لگا ہو اور ابھی ابھی تازے تازے نکالے ہوں۔ انکی آبداری صفائی چک دمک روپ رنگ کا کیا پوچھنا؟ لیکن ان غلام کے حسین چہرے انہیں بھی ماند کر دیتے ہیں۔ اور جگہ یہ مضمون ان الفاظ میں ادا کیا گیا ہے:

يَطْوِفُ عَلَيْهِمْ وَلَدُنْ مُخْلَدُونَ - بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ وَكَأْسٍ مِّنْ مَعْيَنٍ -

لَا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنْزَفُونَ - وَفَاكِهَةٌ مُّمَّا يَتَحَيَّرُونَ -

وَلَخْ طَيْرٌ مَّا يَشَّهُونَ - (21-56:17)

ان کے پاس ایسے لارکے جو بہیش لارکے ہی رہیں گے۔ آمد و رفت کریں گے آنحضرتے اور آفتابے لے کر اور ایسا جام لے کر جو بہتی ہوئی شراب سے پر ہو۔ جس سے نہ سر میں درد ہونے عقل میں فتوڑا ہے۔ اور ایسے بیوی لیے ہوئے جو انکی پسند کے ہوں۔ اور پرندوں کے کوشت جو انہیں مرغوب ہوں۔

وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ (۲۵)

آپس میں ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر بات چیت کریں گے

بہیش نو عمر اور کم سن رہنے والے چھوٹے بچے آنحضرتے اور ایسی شراب صاف کے جام کر جنکے پینے سے نہ درد سر ہو اور نہ بیکھیں اور جس قسم کا میوہ یہ پسند کریں اور جس پرند کا کوشت یہ چاہیں انکے پاس باہر بارانا نے کے لیے ہر طرف کر بستہ چل پھر رہے ہیں۔ اس دور شراب کے وقت آپس میں گھل مل کر ہر طرح کی باتیں کریں گے۔

قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ (۲۶)

کہیں گے کہ اس سے پہلے ہم اپنے گھروں میں بہت ڈرا کرتے تھے۔

فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَاتًا عَذَابَ السَّمُومِ (۲۷)

اللہ تعالیٰ نے ہم پر بڑا احسان کیا اور تمیں تیز و تندگرم ہواوں کے عذاب سے بچالیا

إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَذْعُوهُ

ہم اس سے پہلے ہی اسکی عبادت کیا کرتے تھے

دنیا کے احوال یاد کیں گے کہ ہم دنیا میں جب اپنے والوں میں تھے تو اپنے رب کے آنکے دن کے عذابوں سے سخت لرزائی و ترسائی تھے۔ الحمد للہ رب نے ہم پر خاص احسان کیا اور ہمارے خوف کی چیز سے ہمیں امن دیا ہم اسی سے دعا کیں اور ایجاد کیں کرتے رہے اس نے ہماری دعا کیں قبول فرمائیں اور ہمارا سوال پورا کر دیا۔

إِنَّهُ هُوَ الْبَرُ الرَّحِيمُ (۲۸)

بے شک وہ محسن اور مہربان ہے۔

یقیناً وہ بہت ہی نیک سلوک اور رحم والا ہے۔

کفار پنجم بوشاعر کہتے تھے:

اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو حکم دیتا ہے کہ اللہ کی رسالت اللہ کے بندوں تک پہنچاتے رہیں ساتھ ہی بدکاروں نے جو بہتان آپ پر باندھ رکھے تھے ان سے آپ کی صفائی کرتا ہے۔

فَذَكَّرْ فَمَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بَكَاهِنَ وَلَا مَجْنُونَ (۲۹)

تو سمجھا تارہ کیونکہ تو اپنے رب کے فضل سے نہ تو کاہن ہے نہ دیوانہ۔

کاہن اسے کہتے ہیں جسکے پاس کبھی کبھی کوئی خبر جن پہنچا دیتا ہے۔

ارشاد ہو کر اللہ کے دین کی تبلیغ کیجئے۔ الحمد للہ آپ نے توجہ ذات والے ہیں نہ جنون والے۔

أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ تَرَبَّصٌ بِهِ رَيْبَ الْمُتُؤْنِ (۳۰)

کیا کافریوں کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہے ہم اس پر زمانے کے حاویوں یعنی موت کا انتظار کر رہے ہیں۔

یہاں اللہ تعالیٰ کافروں کے قول نقل فرماتا ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ انحضرت ایک شاعر ہیں انہیں کہنے دو جو کہ در ہے ہیں اُنکے انتقال کے بعد ان کی سی کوں کہے گا؟ انکا یہ دین اُنکے ساتھ ہی فنا ہو جائے گا۔

فَلْ تَرَبَّصُوا فِإِنَّى مَعَكُمْ مِنَ الْمُتَرَبَّصِينَ (۳۱)

تو کہہ دے تم منتظر ہو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں۔

اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو اسکا جواب دینے کو فرماتا ہے کہ اچھا دھرم انتخاب کرتے ہوادھر میں بھی منتظر ہوں دنیا دیکھ لے گی کہ انجام کا رغلہ اور غیر فانی کامیابی کے حاصل ہوتی ہے؟

داراللہ وہ میں قریش کا مشورہ ہوا کہ محمدؐ بھی مثل اور شاعروں کے ایک شعر کو ہیں انہیں قید کرو یہ وہیں بلاک ہو جائیں گے۔ جس طرح زہیر اور نابذکا حشر ہوا۔ اس پر یہ آیتیں اتریں۔

أَمْ تَأْمِرُهُمْ أَحْلَامُهُمْ بِهَذَا أَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ (۳۲)

کیا اُنکی عقولیں انہیں یہی سکھاتی ہیں یا یہ لوگ شرارت پر ہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا اُنکی دنائی انہیں بھی سمجھاتی ہے کہ باوجود جاننے کے پھر بھی بھی تیری نسبت غلط انوایں اڑائیں اور بہتان بازی کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ بڑے سرکش گمراہ اور عنادر کھنے والے لوگ ہیں دشمنی میں آ کر واقعات سے چشم پوشی کر کے آپ کو مفت میں برآ جھلا کہتے ہیں۔

أَمْ يَقُولُونَ تَقُولَهُ بَلْ لَا يُؤْمِنُونَ (۳۳)

کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نبی نے قرآن خود گھر لیا ہے

فَلَيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلَهِ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ (۳۴)

اچھا اگر یہ سچے ہیں تو بھلا اس جیسی ایک ہی بات یہ بھی تولے آئیں۔

کیا یہ کہتے ہیں کہ اس قرآن کو محمدؐ نے خود بنایا ہے؟ فی الواقع ایسا تو نہیں لیکن انکا کفر انکے مذہ سے یہ غلط اور جھوٹ بات نکوار ہا ہے۔ اگر یہ سچے ہیں تو پھر یہ خود بھی مل جل کر ایک ہی ایسی بات ہنا کرو کھاتو دیں۔

یہ کفار قریش تو کیا اگر انکے ساتھ رونے زمین کے جنات و انسان مل جائیں جب بھی اس قرآن کی نظر سے سب عاجز رہیں گے اور پورا قرآن تو بڑی چیز ہے اس جیسی دس سورتیں بلکہ ایک سورت بھی قیامت تک نہیں بنا ل سکتے۔

تو حید اوہیت اور ربوہیت کے دلائل:

تو حیدر ربوہیت اور تو حید اوہیت کا ثبوت دیا جا رہا ہے۔

أَمْ خَلَفُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ ...

کیا یہ بغیر کسی پیدا کرنے والے کے خود خود پیدا ہو گئے ہیں؟

فرماتا ہے کیا یہ بغیر کسی موجود کے موجود ہو گئے؟

... أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ (۳۵)

یا یہ خود پیدا کرنے والے ہیں؟

یا یہ خود اپنے موجود آپ ہی ہیں؟

در اصل دونوں باتیں نہیں بلکہ انکا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ یہ کچھ نہ تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا کر دیا۔

حضرت جعیل بن مظہم فرماتے ہیں نبی مغرب کی نماز میں سورہ طور کی تلاوت کر رہے تھے۔ میں کان لگائے سن رہا تھا جب آپ مصیطرون نکل پہنچ تو میری یہ حالت ہو گئی کہ کویا میرا دل اڑا جا رہا ہے۔ بخاری

ہد روی قیدیوں میں یہ حجیب بھی آئے تھے۔ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب یہ کافر تھے۔ قرآن پاک کی ان ۲ یہوں کو مندا انکے اسلام کا ذریعہ بن گیا۔

أَمْ خَلَفُوا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ...

کیا انہوں ہی نے ۲ سماں و زمین کو پیدا کیا ہے؟

الله تعالیٰ فرماتا ہے کیا ۲ سماں و زمین کے پیدا کرنے والے یہ ہیں؟

... بَلْ لَا يُوقِنُونَ (۳۶)

بلکہ یہ یقین نہ کرنے والے لوگ ہیں۔

یہ بھی نہیں بلکہ یہ جانتے ہوئے کہ خود انکا اور کل مخلوقات کا رچانے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے پھر بھی یہ اپنی بے یقینی سے باز نہیں آتے۔

أَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ الْمُصَيْطَرُونَ (۳۷)

یا کیا انکے پاس تیرے رب کے خزانے ہیں؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا وہ یا میں تصرف انکا ہے؟

ہر چیز کے خزانوں کے مالک کیا یہ ہیں یا مخلوق کے محاسب یہ ہیں؟

حقیقت میں ایسا نہیں بلکہ مالک و متصرف صرف اللہ عز و جل ہی ہے۔ وہ قادر ہے جو چاہے کر گزرے۔

أَمْ لَهُمْ سُلْطَنٌ يَسْتَعِنُونَ فِيهِ ...

یا کیا انکے پاس کوئی سیڑھی بھی ہے جس پر چڑھ کر سن ۲ نے ہیں؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا اوپنے ۲ سالوں تک چڑھ جانے کا کوئی زیندان کے پاس ہے؟

... فَلَيَأْتِ مُسْتَمْعِهِمْ بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ (۳۸)

اگر ایسا ہے تو انکا سننے والا کوئی روشن دلیل پیش کرے۔

اگر یوں ہے تو ان میں سے جو وہاں کر کلام سن آتا ہے وہ اپنے اقوال و افعال کی کوئی ۲ سالی دلیل پیش کرے۔ لیکن وہ وہ پیش کر سکتا ہے نہ وہ کسی خانیت کے پابند ہیں۔

أَمْ لَهُ الْبَنَاتُ وَلَكُمُ الْبَنْوَنَ (۳۹)

کیا اللہ کی تو سب لڑکیاں ہیں اور تمہارے ہاں لڑکے ہیں؟

یہ بھی انکی بڑی بھاری غلطی ہے کہ کہتے ہیں فرشتے اللہ کی لڑکیاں ہیں۔

کیا مزے کی بات ہے کہ اپنے لیے تو لڑکیاں ناپسند کریں اور اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت کریں۔ انہیں اگر معلوم ہو جائے کہ انکے ہاں لڑکی ہوئی تو غم کے مارے چہرہ سیاہ پڑ جائے اور اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتوں کو اس کی لڑکیاں بتا لیں۔ اتنا ہی نہیں بلکہ پھر انکی پرستش کریں۔

پس نہایت ذائقہ پت کے ساتھ فرماتا ہے کیا اللہ کی لڑکیاں ہیں اور تمہارے لڑکے ہیں؟

أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُمْ مِنْ مَغْرَمَ مُثْقَلُونَ (۴۰)

کیا تو ان سے کوئی اجرت طلب کرتا ہے کہ یہ اسکے بوجھ سے بوجمل ہو رہے ہیں

فرمایا کیا تو اپنی تبلیغ پر ان سے کچھ معاون فرم طلب کرتا ہے جوان پر بھاری پڑے؟
یعنی نبی اللہ دین اللہ کے پہنچانے پر کسی سے کوئی اجرت نہیں مانگتے پھر انہیں یہ پہنچانا کیوں بھاری پڑتا ہے۔

أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْثُرُونَ (٤١)
کیا انکے پاس علم غیب ہے جسے یہ لکھ لیتے ہیں؟

کیا یہ لوگ غیب وان ہیں؟

نہیں بلکہ زمین و آسمان کی تمام مخلوق میں سے کوئی بھی غیب کی باتیں نہیں جانتا۔

أَمْ يُرِيدُونَ كَيْدًا فَالَّذِينَ كَفَرُوا هُمُ الْمَكِيدُونَ (٤٢)
کیا یہ لوگ کوئی فریب کرنا چاہتے ہیں تو یقین کر لیں کہ فریب خورده جماعت کافروں کی ہے

کیا یہ لوگ دین اللہ اور رسول اللہ کی نسبت بکواس کر کے خود رسول کو مومنوں کو اور عام لوگوں کو دھوکا دینا چاہتے ہیں؟
یاد رکھو یہی دھوکے باز دھوکے میں رہ جائیں گے اور وہ بالآخر وہی سمجھیں گے۔

أَمْ لَهُمْ إِلَهٌ غَيْرُ اللَّهِ ...
کیا اللہ کے سوا انکا کوئی اور معبود ہے؟

فرمایا کیا اللہ کے سوا انکے اور معبود ہیں؟

اللہ کی عبادت میں بتوں کو اور دوسرا چیزوں کو یہ کیوں شریک کرتے ہیں؟

سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ (٤٣)
(ہرگز نہیں) اللہ تعالیٰ انکے شرک سے پاک ہے۔

اللہ تو شرکت سے مبرأ اور شریک سے پاک اور مشرکوں کے اس فعل سے ختم ہزار ہے۔

قیامت کا ذکر:

مشرکوں اور کافروں کا عناد بیان ہو رہا ہے کہ یہ اپنی سرکشی ضد اور بہت وھری میں اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کو محسوں کر لینے کے بعد بھی انہیں ایمان کی توفیق نہ ہوگی۔

وَإِنْ يَرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَاءِ سَاقِطًا يَقُولُوا سَحَابَةُ مَرْكُومٍ (٤٤)
اگر یہ لوگ آسمان کے کسی بکلاے کو گرتا ہواد کیجیے لیں تب بھی کہہ دیں کہ یہ تو تمہرہ تو تمہرہ بادل ہے۔

یہ اگر دیکھے میں سمجھے کہ آسمان کا کوئی نکلا اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے کہ اسکے سروں پر گر رہا ہے تو بھی انہیں تقدیریق و یقین نہ ہو گا بلکہ صاف کہہ دے گے کہ غلطیاً ابر ہے جو پانی بر سانے کو آ رہا ہے۔ جیسے اور جگہ فرمایا:

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِنَ السَّمَاءِ فَظَلُوا فِيهِ يَعْرُجُونَ
لَقَالُوا إِلَمَا سُكِّرَتْ أَبْصَرُنَا بَلْ تَحْنُ قَوْمٌ مَسْحُورُونَ (14:15-16)

اگر تم اسکے لیے آسمان کا کوئی دروازہ بھی کھول دیں اور یہ وہاں چڑھ جائیں تو بھی یہ تو یہی کہیں گے کہ ہماری آنکھیں باندھ دی گئی ہیں بلکہ تم پر جادو کر دیا گیا ہے۔

یعنی مجرمات جو یہ طلب کر رہے ہیں اگر انکی چاہت کے مطابق ہی دکھاویجے جائیں بلکہ خود انہیں آسمانوں پر چڑھا دیا جائے جب بھی یہ کوئی بات بنا کر تال دیں گے اور ایمان نلا کیں گے۔

فَدَرْهُمْ حَتَّىٰ يُلْاْفُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي فِيهِ يُصْعَفُونَ (۴۵)

تو انہیں چھوڑ دے بیہاں تک کہ انہیں اس دن سے سابقہ پڑے۔ جس میں یہ بیہوش کر دیے جائیں گے۔

اے نبی آپ انہیں چھوڑ دیجئے قیامت والے دن خود انہیں معلوم ہو جائے گا اس دن انکی ساری فریب کاریاں رکھی کی رکھی رہ جائیں گی کوئی مکاری وہاں کام نہ دے گی۔ چوکڑی چوک جائیں گے اور چالاکی بھول جائیں گے۔

يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ (۴۶)

جس دن انہیں انکا مکر کچھ کام نہ ہے گا اور نہ وہ مدد کیے جائیں گے۔

آج ہن جن کو یہ پکارتے ہیں اور اپنامددگار جانتے ہیں اس دن سب کے منہجیں گے اور کوئی نہ ہو گا جو انکی ذرا سی بھی مدد کر سکے بلکہ انکی طرف سے کچھ مذر بھی پیش کر سکے۔

وَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا عَذَابًا دُونَ ذِلِّكَ ...

بے شک ظالموں کے لیے اس کے علاوہ عذاب بھی ہیں

یہی نہیں کہ انہیں صرف قیامت کے دن ہی عذاب ہو اور بیہاں اطمینان و آرام کے ساتھ زندگی گزار لیں بلکہ ان نا انسافوں کے لیے اس سے پہلے دنیا میں بھی عذاب تیار ہیں۔ جیسے اور جگہ فرمان ہے:

وَلِلَّذِي قَاتَلُوكُمْ مِنْ أَعْذَابِ الْأَذَنَى دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لِعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (32:21)

ہم انہیں آخرت کے بڑے عذابوں کے علاوہ دنیا میں بھی عذاب کا مزہ چھا جائیں گے تاکہ یہ رجوع کریں۔

... وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ (۴۷)

لیکن ان لوگوں میں سے اکثر بے علم ہیں۔

لیکن ان میں کے اکثر بے علم ہیں، نہیں جانتے کہ یہ دنیوی مسیحیوں میں بھی بتلا ہوں گے اور خدا کی نافرمانیاں رنگ لائیں گی۔
یہی بے علمی ہے جو انہیں اس بات پر آمادہ کرتی ہے کہ گناہ پر گناہ، ظلم پر ظلم کرتے جائیں، پکارے جاتے ہیں، عبرت حاصل ہوتی ہے
لیکن جہاں پکڑا ہتھی یہ پکرو پیسے کے ویسے خست دل بدکار رہن گئے۔

بعض احادیث میں ہے کہ منافق کی مثال اوث کی اسی ہے جس طرح اوث نہیں جانتا کہ اسے کیوں باندھا اور کیوں کھولا
اسی طرح منافق بھی نہیں جانتا کہ کیوں بیارڈ الگیا؟ بندے کتنی مرتبہ میں نے تجھے عافیت دی اور تجھے علم بھی نہ ہوا۔

وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فِإِنَّكَ بِأَغْيِنَنَا ...

تو اپنے رب کے حکم کے انتظار میں صبر سے کام لے بے شک تجھ پر ہماری آنکھیں لکی ہوئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے نبی! آپ صبر کیجیے، اگرکی ایذہ اور ہی سے بھگ دل نہ ہو جائیے اگر کسی طرف سے کوئی خطرہ بھی دل میں نہ لایجے۔ سینے آپ ہماری حفاظت میں ہیں۔ آپ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ آپ کی تعبہ بانی کے ذمہ دار ہم ہیں۔
تمام دشمنوں سے آپ کو بینا ہمارے پرورد ہے۔

اللہ کی تسبیح:

وَسَبَّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ (۴۸)

صح کو جب تو اٹھا پئے رب کی پا کی اور حمد بیان کیا کر۔

اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ جب آپ کھڑے ہوں تو اللہ تعالیٰ کی پا کی اور تعریف بیان کیجئے۔

اس کا ایک مطلب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب نماز کے لیے کھڑے ہوں۔

دوسرے مطلب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب رات کو جائیں۔

دونوں مطلب درست ہیں۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ نماز کو شروع کرتے ہی آنحضرت فرماتے:

سَبَّحَنَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ

اَنَّ اللَّهَ تَوَپَّاَكَ بِهِ تَعَالَمَ تَعْرِيفُكُمْ مُسْتَحقُّ ہے۔

وَتَبَارِكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ

تیرانام برکتوں والا ہے تیری بزرگی بہت بلند و بالا ہے

وَلَا إِلَهَ غَرِبُكَ

تیرے سو امعبود برحق کوئی اور نہیں۔

مند احمد اور سنن میں بھی حضورؐ کی کہنا مردی ہے۔

مند احمد میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا جو شخص رات کو جائے اور کہے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ،
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

پھر خواہ اپنے لیے بخشش کی دعا کرے خواہ جو چاہے طلب کرے اللہ تعالیٰ اسکی دعاقبول فرماتا ہے
چہر اگر اس نے پختہ ارادہ کیا اور وضو کر کے نماز بھی ادا کی تو وہ نماز قبول کی جاتی ہے۔
یہ حدیث صحیح بخاری اور سنن میں بھی بیان ہوئی ہے۔

حضرت مجاهد فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور حمد کے بیان کرنے کا حکم ہر مجلس سے کھڑے ہونے کے وقت ہے۔

حضرت ابوالاحسنؓ کا قول بھی یہی ہے کہ جب کسی مجلس سے انھنا چاہے سبحانک اللہم وبحمدک

حضرت عطاء ابن ابی رباحؓ بھی یہی فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اگر اس مجلس میں یعنی ہوئی ہے تو وہ اور بڑھ جاتی ہے
اور اگر کچھ اور ہوا ہے تو یہ کلمہ اس کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

جامع عبدالرزاقؓ میں ہے کہ حضرت جبریلؓ علیہ السلام نے حضرتؓ کو تعلیم دی کہ جب کسی مجلس سے کھڑے ہوں تو یہ ہے۔

اسکے راوی حضرت عمرؓ فرماتے ہیں میں نے یہ بھی سن ہے کہ یہ قول اس مجلس کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

یہ حدیث تو مرسلا ہے لیکن مند حدیثین بھی اس بارے میں بہت سی مردی ہیں جنکی سند میں ایک دوسرے کو تقویت پہنچاتی ہیں۔

ایک میں ہے جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے وہاں کچھ بک جھک ہوا کھڑا ہونے سے پہلے ان کلمات کو کہے۔ لفاظ مجلس میں جو کچھ ہوا
ہے اس کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ ترمذی

حدیث میں ہے کہ حضور آپؐ اُخربی عمر میں جس مجلس سے کھڑے ہوتے ان کلمات کو کہتے۔ بلکہ ایک شخص نے پوچھا بھی کہ حضور آپؐ اس سے پہلے تو اسے نہیں کہتے تھے آپؐ نے فرمایا مجلس میں جو کچھ ہوا ہو یہ کلمات اسکا کفارہ ہو جاتے ہیں۔

یہ روایت مرسلاً سند سے بھی حضرت ابوالعلاءؓ سے مروی ہے۔ نامی

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں یہ کلمات ایسے ہیں کہ جو انہیں کسی مجلس سے اختیت وقت تین مرتبہ کہا لے اس کے لئے ہے کفارہ ہو جاتے ہیں۔ مجلس خیر اور مجلس ذکر میں انہیں کہنے سے یہ مثل مہر کے ہو جاتے ہیں۔ ابو داؤد

وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبَّحَهُ وَإِذْبَارَ النُّجُومِ (٤٩)

اور رات کو بھی اسکی تسبیح پڑھا اور ستاروں کے ڈوبتے وقت بھی۔

الله تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ رات کے وقت اسکی یا دو اسکی عبادت تلاوت اور فرشتہ کے ساتھ کرتے رہو جیسے فرمایا:

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّذَ بِهِ نَافِلَةً أَكْثَرَ عَسَى أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَّحْمُودًا (١٧: ٧٩)

رات کے وقت تہجد پڑھا کر دیتے ہیں لیکن ہے ممکن ہے تم ارب تجھے مقام محمود پر اٹھائے۔

ستاروں کے ڈوبتے وقت سے مراد صحیح کی فرض نماز سے پہلے کی دو رکعتیں ہیں کہ وہ دونوں ستاروں کے غروب ہونے کے لیے جمک جانے کی وقت پڑھی چاتی ہیں۔

بخاری و مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ فرماتے ہیں:

رَكَعَنَا الْفَجْرُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

صحیح کے فرضوں سے پہلے کی یہ دو شنبیں ساری دنیا سے اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہیں۔

